آنجہانی مرزا طاہر کی موت

قادیانیوں کے مذہبی رہنما مرزا طاہر 19 اپریل 2003ء کو لندن میں مر گئے۔ یہ رشتہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے اور قادیانی فرقے کے چوتھے مذہبی پیشوا تھے۔ ان کی شخصیت اور کردار مسلمانوں کے لئے ابتداء ہی سے انتہائی دلآزار رہا۔ امت مسلمہ کے ہر نازک موقعہ پر انہوں نے اور خصوصاً اہل سنت والجماعت کے اکابرین کی شہادتوں اور وفیات پر خوشی اور شادمانی کے ترانے گائے اور جب تک زندہ رہے پاکستان کے خلاف سازشوں اور ہرزہ سرائی میں مصروف رہے اور ملک کے مقتدر اداروں اور اعلیٰ عدالتوں کے خلاف مسلسل اٹھارہ برس تک زہر افشانی کرتے رہے۔ اسی وجہ سے آپ پر پاکستان کے مختلف شہروں میں مقدمات درج ہیں۔

مئی 1974ء میں ربوہ سٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے طلبہ پر جو پر تشدد حملہ ہوا تھا اور اس کے پس منظر میں پھر بھرپور تحریک ختم نبوت چلی تھی اس تشدد کی سرپرستی اور نگرانی مرزا طاہر نے ہی کی تھی۔ قادیانیوں کو پارلیمنٹ سے غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر آپ پاکستان سے بھگوڑے ہو گئے تھے اور اس دوران یہود و ہنود اور دیگر اسلام دشمن طاقتوں سے روابط استوار رکھے۔ پھر انہوں نے اپنا مرکز لندن میں قائم کیا اور وہیں سے پوری دنیا میں فتنہ قادیانیت کی ترویج کے لئے سازشیں کرتے رہے اور برطانیہ کی حکومت کے ساتھ مل کر عالم اسلام کے خلاف ایک سٹیلائٹ چینل قائم کیا جو دن رات مسلمانوں کی کردار کشی اور اسلامی حقائق کے مسخ کرنے میں پیش پیش رہتا ہے۔ مرزا طاہر ہر روز اس چینل پر فتنہ قادیانیت کی تبلیغ کرتے رہتے' اور علماء حق و ختم نبوت کے پروانوں کے خلاف زبان درازی کرتے رہتے۔ انہوں نے چیلنج کیا تھا کہ ایک دن وہ پاکستان میں واپس آ کر پارلیمنٹ کا تاریخی فیصلہ کالعدم قرار دیں گے اور پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ میں تبدیل کر دیں گے۔ لیکن یہ اپنے سینے میں بہت سے ارماں اور حسرتیں لے کر وہاں پہنچ گئے جہاں مسیلمہ کذاب اور دیگر دجالین ان کا استقبال کریں گے اور انہیں اپنے خراب عقیدے اور فاسد نظریات کا جواب دینا ہوگا

وسیعلم الذین ظلموا ایّ منقلب ینقلبون

اسلام اور ختم نبوت کا یہ شجرہ طوبیٰ تا قیامت پھیلتا' پھولتا ' پھلتا اور بارآور ہوتا رہے گا اور ان جیسے کئی مسیلمے اور مرزے بھونکتے اور یونہی بے آبرو ہو کر مرتے رہیں گے۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا